قادیانی جماعت کی پاکستانی قیادت......قتل کیس میں نامزد

سیف اللہ خالد

پاکستان میں ریاست کے اندر ریاست، چناب نگر میں قادیانی جماعت کے باغی چوہدری احمد یوسف کا قتل قادیانی جماعت کو مہنگا پڑتا دکھائی دے رہا ہے۔ مقتول کے ورثاء نے قادیانی جماعت کے ناظر اعلیٰ مرزا خورشید احمد، ناظر امور عامہ سلیم الدین، نائب ناظر امور عامہ میجر (ر) سعدی (انچارج سیکورٹی فورسز اور انٹیلی جنس)، اللہ بخش (سابق صدر عمومی)، مربی صوبیدار عبدالستار، عبدالحنان اور ذیشان علوی کو نامزد کیا ہے، جبکہ ڈی پی او نے ان افراد کو ۱۹ رمئی کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ قادیانی جماعت کے سربراہ اور پاکستان سے دہشت گردی کے ایک مقدمے میں مفرور مرزا مسرور احمد کی جانب سے ماسٹر عبدالقدوس کے قتل کا ریاست پر الزام بھی جھوٹا نکلا۔ ماسٹر عبدالقدوس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں تشدد ثابت نہ ہوسکا ہے۔ کیمیکل ایگزامنر کی رپورٹ کو اپنے حق میں کروانے کی خاطر قادیانی جماعت کے ذمہ داران سرگرم ہوگئے۔

چناب نگر کے قادیانی مرکز میں اُمّت کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ احمد یوسف قتل کیس میں حالیہ پیش رفت نے قادیانی جماعت کو پریشان کر دیا ہے اور دو نامزد ملزم اللہ بخش اور میجر سعدی ۱۲ رجون ۲۰۱۲ء کو پاکستان سے فرار ہونے کی تیاری میں ہیں۔ چنیوٹ پولیس سے دستیاب اطلاعات کے مطابق چودھری احمد یوسف قتل کیس میں نامزد ملزم ماسٹر عبدالقدوس، جس کے حوالے سے مرزا مسرور نے ۶ راپریل کے اپنے خطبے میں بھی تسلیم کیا ہے کہ ''وہ چناب نگر میں نائٹ سیکورٹی انچارج تھا اور خدام (قادیانی سیکورٹی فورس) کو رات کے وقت چائے بنا کر دیتا تھا۔'' اسے پولیس نے احمد یوسف کے ورثاء کے نامزد کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ مگر قادیانی جماعت کے زیرِ اثر ایس ایچ او نے اس سے کسی طرح کی تفتیش کرنے کی زحمت نہیں کی اور نہ ہی اس کی گرفتاری ڈالی۔ البتہ جب تھانے کا ایس ایچ او تبدیل ہوا اور اس نے تفتیش کی نگرانی شروع کی تو ماسٹر عبدالقدوس نے، جو کہ گردوں کا مریض تھا۔ تفتیش کرنے والے سب انسپکٹر سے ایک ڈیل کی اور کہا کہ وہ اس میں براہِ راست ملوث نہیں ہے۔ البتہ وہ قتل کی سازش سے آگاہ ہے۔ اگر اسے مقدمے میں ملوث نہ کیا جائے تو وہ قتل کی تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کو تیار ہے۔

پولیس ذرائع کے مطابق ماسٹر عبدالقدوس نے بتایا کہ چونکہ روزنامہ اُمّت کے نمائندے رانا ابرار چاند کے قتل کیس کے سلسلے میں چودھری احمد یوسف کے پاس شواہد آچکے تھے اور وہ قادیانی جماعت کے خلاف مسلسل کام کررہے تھے

لہٰذا انہیں راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا گیا جس میں مقتول کے بیٹے سمیت ۳ قریبی رشتے داروں کے علاوہ کراچی، بورے والہ اور سرگودھا کی تین قادیانی لابیوں کو بھی شریک کیا گیا اور منصوبہ بندی کے تحت اس رات اس علاقے میں فورسز کا پہرہ نہیں لگایا گیا اور اس قتل کی ہدایات براہِ راست قادیانی جماعت کے صدر عمومی اللہ بخش (جنہیں اب تبدیل کر دیا گیا ہے) اور میجر سعدی نے دیں اور قتل کے بعد ملزموں نے عبدالقدوس کے ذریعے ہی صدر عمومی کو آپریشن مکمل کرنے کی اطلاع دی۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ مسلسل پولیس کی تحویل میں رہنے کے سبب ملزم جو کہ پہلے ہی گردوں کا مریض تھا، کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لہٰذا اس ضمانت پر کہ وہ اس مقدمے میں گواہ بننے کو تیار ہے، اسے ۲۶/ مارچ کو رہا کر دیا گیا۔

ذرائع کا دعویٰ ہے کہ ملزم ماسٹر عبدالقدوس نے رہائی کے بعد قادیانیوں کے اپنے اسپتال فضل عمر میں اپنا چیک اپ کروایا اور قادیانی جماعت نے اسے وہیں داخل بھی کرا دیا۔ مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ محمود نے اپنے انٹرویو میں الزام عائد کیا ہے کہ ماسٹر عبدالقدوس کو قادیانی جماعت نے خود اپنے اسپتال میں رکھ کر قتل کیا ہے تاکہ ثبوت ختم ہو جائے۔ دوسری جانب قادیانی جماعت کے صدر دفتر میں اُمّت کے ذریعے نے انکشاف کیا ہے کہ ماسٹر عبدالقدوس کی رہائی کے بعد میجر سعدی اور سلیم الدین نے اس سے ملاقات کی تھی اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ماسٹر نے انہیں کیا کہا، مگر اس کے فوراً بعد اسے قادیانی اسپتال کے شعبہ ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں انتہائی کڑی نگرانی میں منتقل کر دیا گیا جہاں کسی قادیانی کو بھی اس سے ملاقات کی اجازت نہیں تھی۔ البتہ جماعت کی اعلیٰ قیادت نے اس سے ملاقاتیں ضرور کیں اور اچانک ۳۰/ مارچ کو ماسٹر عبدالقدوس کی موت کا اعلان کر کے پولیس کے خلاف تشدد سے قتل کا مقدمہ درج کروا دیا گیا۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ قادیانی جماعت کی قیادت ایک تیر سے دو شکار کرنے کے چکر میں تھی۔ ایک طرف ماسٹر عبدالقدوس کی صورت میں ثبوت ختم ہوا دوسری جانب چودھری احمد یوسف قتل کیس میں تفتیش کرنے والے سب انسپکٹر اور ان کی ٹیم کو قتل کے مقدمے پھنسا دیا گیا اور انہیں صفائی کا موقع بھی فراہم نہیں کیا گیا۔

اس حوالے سے تھانہ چناب نگر کے ایک ذریعے نے اُمّت کو بتایا کہ تفتیشی ٹیم نے ماسٹر عبدالقدوس سے ملنے والی معلومات کو مقدمے کی انکوائری رپورٹ کا حصہ بنا دیا ہے۔ اس لیے اب جو بھی اس مقدمے کی میرٹ پر تفتیش کرے گا وہ ملزموں تک پہنچ جائے گا تاہم مقتول احمد یوسف کی بیٹی نے اُمّت سے اپنے انٹرویو میں سوال اٹھایا ہے کہ اگر ملزم ماسٹر عبدالقدوس واقعی پولیس تشدد سے مارا گیا ہے تو قادیانی جماعت نے چار روز تک اسے اپنے اسپتال میں چھپا کر کیوں رکھا۔ اس سرکاری اسپتال میں کیوں داخل نہیں کرایا گیا؟ اور تشدد کا مقدمہ درج کروانے کی خاطر مجسٹریٹ کی عدالت میں بیان کیوں نہیں ریکارڈ کروایا گیا۔ اس حوالے سے قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین سے بار بار رابطے بعد مختصر سی بات چیت ممکن ہو سکی۔ سلیم الدین نے تمام الزامات کو جھوٹ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی جماعت کی خواہش ہے کہ احمد یوسف کے قتل کے ملزم بے نقاب ہوں وہ مزید سوالوں کے جواب دینے کو تیار نہیں تھے۔ دوسری جانب قادیانی جماعت

نے مرزا عبدالقدوس کو قادیانی جماعت کا ہیرو قرار دیتے ہوئے قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے پاکستان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور الزام عائد کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور ماسٹر عبدالقدوس کو پولیس نے تشدد کر کے قتل کیا ہے۔ مرزا مسرور نے کہا کہ ''قدوس کو روزانہ ۲۵ چھتر مارے جاتے تھے'' جبکہ ابتدائی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ماسٹر عبدالقدوس کے جسم پر تشدد کا کوئی نشان نہیں پایا گیا۔ دریں اثنا قادیانی جماعت نے ایک مہم کے تحت تمام قادیانیوں کو انگریزی میں لکھا ہوا ایک خط ارسال کیا ہے جس میں پاکستان کے خلاف شدید قسم کا پروپیگنڈا کیا گیا ہے اور قادیانیوں کو کہا گیا ہے کہ وہ یہ خط انسانی حقوق کی تمام تنظیموں، صدر پاکستان، وزیرِ اعظم اور چیف جسٹس کو ارسال کریں۔

مقتول احمد یوسف کی صاحبزادی نجمہ محمود نے اُمّت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی جماعت نے رانا ابرار کا قتل چھپانے کی خاطر اس کے والد چودھری احمد یوسف کو قتل کروایا اور چودھری احمد یوسف کا قتل چھپانے کی خاطر ماسٹر عبدالقدوس کو مروا دیا۔ اب ان کی جان کو بھی خطرہ ہے اور دو مرتبہ مشکوک لوگ ان کے گھر میں گھسنے کی کوشش بھی کر چکے ہیں۔ نجمہ محمود نے کہا کہ اگر مجھے یا میرے بھائی کو، جو اس مقدمے کے مدعی ہیں، کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری قادیانی جماعت کی قیادت پر ہوگی۔ نجمہ محمود نے اپنے والد کے قاتلوں کو سزا دلوانے کے لیے اور قادیانی جماعت کے ظلم سے بچانے کی خاطر تمام مسلمانوں سے مدد کی اپیل بھی کی ہے۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی۔ ۱۸؍ مئی ۲۰۱۲ء)